سوال

(641) نفاس کی حالت میں عورت سے دور رہنا چاہیے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شوہر نے اپنی بیوی سے ملاپ کیا جبکہ نفاس سے بیس دن گزر چکے تھے جبکہ اس نے مسجد میں کسی صاحب سے درس سنا ہے کہ عورت اگر نفاس کے چالیس دنوں سے پہلے ہی پاک ہوجائے اور خون بند ہوجائے تو اسے چاہئے کہ غسل کر کے نماز وغیرہ شروع کر دے۔ سوال یہ ہے کہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے ہی مقاربت کی صورت میں شوہر پر کیا لازم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اکثر اہل علم کے نزدیک نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے جیسے کہ سنن ابی داؤد میں آیا ہے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی علیہ السلام سے دریافت کیا کہ نفاس والی عورت کتنے دن توقف کرے؟ فرمایا: ''چالیس دن سوائے اس کے کہ اس سے پہلے ہی پاک ہو جائے۔'' (سنن ابی داود،کتاب الطھارۃ،باب المستحاضة یغشاھا زوجھا، حدیث: 311، سنن الدار قطني: 223/1، حدیث: 80) امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اصحاب رسول اور ان کے بعد اہل علم کا اجماع ہے کہ نفاس والی عورت چالیس دن نماز چھوڑے رہے، ہاں اگر اس سے پہلے وہ پاک ہوجائے تو غسل کرے اور نماز شروع کردے۔''

نفاس کے دنوں میں ملاپ کرنا جب کہ خون آ رہا ہو، ایسے ہی ہے جیسے کہ ایام حیض میں ملاپ کرے۔ اور جو اس کا مرتکب ہوا ہو اسے چاہئے کہ اللہ سے استغفار کرے اور اس کی طرف توبہ کرے اور بطور کفارہ ایک دینار یا آدھا دینار ادا کرے۔ جیسے کہ مسند احمد اور سنن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بسند جید (عمدہ) مروی ہے۔ اور دینار کی مقدار سعودی جنیہ کے اعتبار سے (7/4) ہے۔ مثلاً اگر سعودی جنیہ کی قیمت ستر ریال ہو تو یہ چالیس ریال یا بیس ریال فقراء میں تقسیم کرے۔

اور اگر یہ عمل ان دنوں میں ہوا ہو کہ جب خون رک چکا تھا اور عورت نے غسل کر لیا تھا تو اس پر کچھ نہیں ہے، خواہ چالیس دن پورے نہ بھی ہوئے ہوں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا